بلاسود بنکاری

مسائل،مشکلات اوران کے حل کی تدابیر

ماخوذ از بلاسود بنکاری رپورٹ

پیش کنندہ: جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن سابق چیرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

(چوتھی قسط)

نوٹ: زیرنظر رپورٹ کی تین قسطیں مجلّہ فقہ اسلامی کے ماہ ستمبر،نومبراور دسمبر کے شمارہ میں شائع ہوچکی ہے۔اس رپورٹ کو بین الاقوامی سطح پر بہت سراہا گیا اور اسی کے مطابق پاکستان میں غیر سودی بینکاری /اسلامی بینکاری پر عملی کام کا آغاز ہوا۔ہم اپنے قارئین کی خدمت میں اس کی دوسری قسط پیش کررہے ہیں۔یہ رپورٹ کونسل کی ۱۹۶۹ کی سفارشات ،۱۹۸۰ کی سفارشات اور۱۹۸۴ کی سفارشات پرمشتمل ہےاوراس کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ ۱۹۸۸ میں مکمل ہوا...... جوقسط وارنذرقارئین ہے۔

تجارتی بنک کاری

پاکستان میں تجارتی بنک کاری کے نظام نے چند برسوں میں تیز رفتاری سے ترقی کے زینے طے کئے ہین۔آزادی کے بعد کے ابتدائی دور میں اس شعبے میں غیر ملکی بنک ہی چھائے رہے۔بنکوں کے دفاتر اکثر بڑے بڑے شہروں میں تھے اوران کا کام یہ تھا کہ یہ ملکی اور بیرونی تجارت کو مالیات فراہم کرتے رہیں‘وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستانی بنکوں کا قیام اوران میں ترقی کچھ توحکومت کی سوچی سمجھی حکمت عملی کی وجہ سے عمل میں آئی اور کچھ معیشت کے ڈھانچے میں تبدیلیوں کی وجہ سے ۔اس کا نتیجہ ہے کہ آج پاکستانی بنک اپنی شاخوں کی تعداداورکاروبار کی وسعت کے لحاظ سے چھائے ہوئے ہیں اوراب قصبات اوردیہات تک میں بنک کاری کی سہولتیں میسرآرہی ہیں۔ان کی سرمایہ کاری‘معیشت کے ہرشعبے کے لئے ہوتی ہے۔امرواقعہ یہ ہے کہ تجارت کے شعبے میں اس کی سرمایہ کاری نسبتاً کم ہوتی جارہی ہے۔اوردوسرے شعبوں میں اورخاص طورسے صنعتوں میں بڑھنے لگی ہے۔

۲۔۲پاکستان میں تجارتی بنک کاری کا شعبہ ہی وہ سب سے بڑا شعبہ ہے جوپس انداز کرنے والوں

اور سرمایہ کاری کرنے والوں کے درمیان وسیلے کا کام دیتا ہے۔ یہ مختلف قسم کی امانات رکھنے کی سہولیات فراہم کرکے پس اندازی کرنے والوں کی رقمیں ان کے گھروں سے نکلوا کر بنکوں میں پہنچادیتا ہے اور پھر ان رقموں کو معیشت کے مختلف شعبوں میں قرض اور تمسکات اور حصص میں سرمایہ کاری کے طور پر فراہم کردیتا ہے۔ دوسرے ملکوں کے تجارتی بنکوں کی طرح ہمارے بنک بھی امانات رکھنے' قرضے فراہم کرنے' تمسکات میں سرمایہ کاری کرنے' ہنڈی بھنانے' ضمانت دینے اور ترسیل زر کی سہولت فراہم کرتے ہیں اور وکیل کی حیثیت سے طرح طرح کی خدمات انجام دینے کا کام کرتے ہیں۔ بنکوں کا ان میں سے بیشتر کاروبار سود کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

بین الاقوامی لین دین سے سود کا خاتمہ کسی ملک کی تنہا مساعی سے ناممکن ہے۔ موجودہ عالمی صورت حال میں وہ تجارتی بنک جو پاکستان میں چل رہے ہیں ان کو دوسرے بیرونی بنکوں کے ساتھ سود کی بنیاد پر کاروبار کرنا ہوگا۔ چنانچہ ایسے اقدامات کرنے چاہئیں۔ جو امکانی حد تک بین الاقوامی لین دین میں بھی سود کو کم سے کم کردیں۔ پھر ایسے مزید اقدامات بھی کئے جائیں جن کا اس باب میں مناسب مقامات پر تذکرہ آئے گا۔ نئے نظام میں تجارتی بنکوں کو چلانے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جائے' اس کا عمومی خاکہ مندرجہ ذیل سطور میں پیش کیا جارہا ہے۔

(الف) سرمایہ کاری کا کاروبار

۲۔۴ سطور ذیل میں تجارتی بنکوں کی سرمایہ کاری کے لین دین کو بیان کیا گیا ہے۔ جو معیشت کے مختلف شعبوں سے متعلق ہیں جیسے صنعت' زراعت' تجارت' تعمیر اور مواصلات وغیرہ۔

صنعت

۲۔۵ تجارتی بنک صنعتوں کو ان کی جامد سرمایہ کاری اور رواں مالیاتی ضروریات کے لئے قرض فراہم کرتے ہیں اور قائم اثاثوں کے لئے مالیات یا تو میعادی قرضوں کے ذریعے فراہم کرتے ہیں یا ڈبینچرز کی خریداری' باقی ماندہ حصص کی خریداری' باقی ماندہ حصص کے بجائے قرض کی فراہمی کے ذریعہ' رواں سرمائے کی ضروریات' عندالطلب قرضے' اقراض نقدی (cash credit) اوورڈرافٹ' درآمدی مراسلۂ اعتبار کھول کر یا ہنڈی بھنا کر پورا کرتے ہیں۔ مراسلہ اعتبار کھولنے پر کمیشن لیا جاتا ہے' باقی تمام صورتوں میں مقررہ شرح سود پر پیسے دیئے جاتے ہیں۔

☆الا تعلم ان فی الناس من فقد عقله او صحته او لهو محبوس او مشلول او مبتلی . ☆

قائم سرمایہ کاری کے لئے فراہمی مال

۲۔۶ جو بھی منصوبہ بنک کو ایسا پیش کیا جائے گا جس میں قائم سرمایہ کاری ہوگی اس کی مکمل چھان بین کرنی ہوگی اور صرف ان منصوبوں کے لئے قرض کی سہولت فراہم کرنی ہوگی جو کفایت بخش ہوں ان اداروں یا افراد کو جو موزوں طریقے سے حسابات رکھتے ہونگے۔اوران کے کھاتوں کی تنقیح چارٹرڈ اکاؤنٹس کرتے ہونگے۔نفع/نقصان کی حصہ داری پر رقم فراہم کی جائے گی۔وہ ادارے یا افراد جو کھاتے تو رکھتے ہیں لیکن اپنے حسابات کی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس سے تنقیح نہیں کرواتے انہیں ملکیتی کرایہ داری، بیع مؤجل یا پٹہ داری کی بنیاد پر قرض فراہم کیا جائے گا۔اوران کو ترغیب دلائی جائے گی کہ تنقیحی مقصد کے لئے کھاتے پیش کریں۔کم پونجی افراد اور ادارے جو اس قابل نہیں ہیں کہ حسابات رکھ سکیں ان کو عمومی شرح منافع، ملکیتی کرایہ داری، یا بیع مؤجل کے تحت رقم فراہم کی جائے گی۔

۲۔۷ یہ ضروری نہیں ہے کہ بنک اپنی مالکاری ایسے منصوبوں تک محدود رکھیں جس کو دوسرے فریق پیش کرتے ہیں بلکہ بنک اپنے دوسرے منصوبے بھی اپنے طور پر یا دیگر مالیاتی اداروں کے تعاون سے تشکیل دے سکتے ہیں۔اس قسم کے معاملات میں ''نیلامی سرمایہ کاری'' (investment auctioning) کا طریقہ اپنایا جائے گا۔

۲۔۸ نئے نظام کے تحت سرمایہ کاری کے معاہدوں میں یہ بات وضاحت کے ساتھ شامل ہونی چاہئے کہ بنک ان منصوبوں کی اصل کارکردگی کی نگرانی کریں گے جن میں انہوں نے سرمایہ کاری کی ہے تاکہ ان کا مفاد محفوظ رہے۔اس مقصد کے لئے ان کو یہ حق ہوگا کہ وہ بے روک ٹوک ان منصوبوں کا معائنہ کرسکیں۔اور جو معلومات ضروری سمجھیں اور جو حسابات مناسب خیال کریں وہ طلب کرسکیں۔سرمایہ کاری کے یہ معاہدے بنکوں کو یہ اختیار بھی دیں گے کہ اگر وہ ضروری سمجھیں تو اس کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں اپنے رکن کی نامزدگی کرسکیں، اپنی سرمایہ کاری کے لئے تحفظ وضمانت اور ادارے کے اضافی واجبات وفرائض کے لئے ہر قسم کی شرائط عائد کرسکیں گے(۱)

۲۔۹ قائم صنعتی سرمایہ کاری کے لئے سرمایہ کاری کی مد کو نفع/نقصان کی بنیاد پر چلانے کے لئے ضروری ہوگا کہ موجودہ طریق عمل کو بدل کران کے بجائے دیگر مناسب طریقے اختیار کئے جائیں۔فی الحال

طویل المدت منصوبوں کے لئے بارآور ہونے سے پہلے کی مدت میں باقی ماندہ حصص کے بدلے قرض کی فراہمی سے سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔جس کے تحت باقی ماندہ حصص کے خریدار عبوری مدت کے لئے سودی قرضہ دیتے ہیں جو کہ باقی ماندہ حصص کی قیمت کے برابر ہوتا ہے۔چونکہ حصص کی خرید وفروخت کا کاروبار بجائے خود اسلام کے منافی نہیں ہے تاہم باقی ماندہ حصص کے بدلے قرض کی فراہمی کا انتظام جو کہ حصص کی خرید وفروخت کی تائیدی تکنیک کا ایک بنیادی جزو ہے اور پاکستان میں رائج ہے۔اسلام سے مطابقت نہیں رکھتا۔کونسل سفارش کرتی ہے کہ حصص کی خرید وفروخت کی تائیدی (stand by) تکنیک کی جگہ ''پکے وعدے'' کی تکنیک کو اختیار کیا جائے جس کے تحت باقی ماندہ حصص کے خریدار قرضہ دینے کی بجائے منصوبے کے آغاز میں ہی حصص خریدلیں اور اس کے معاوضہ میں ان سے اصل قیمت سے کم پر سودا کیا جائے۔کونسل محسوس کرتی ہے کہ اس پکے وعدے کی تکنیک جس میں اصلی قیمت سے کم پر حصص کی خریداری ہوتی ہے کمپنیز ایکٹ کے تحت جائز نہیں ہے۔لہذا یہ سفارش کی جاتی ہے کہ ایکٹ میں مناسب ردوبدل کیا جائے تاکہ اس قسم کی خرید وفروخت کی گنجائش نکل سکے۔

۲۔۱۰ اڈینچر کے ذریعے سرمایہ کاری جو کہ عصر حاضر میں قائم سرمایہ کاری کے لئے مروج طریقہ ہے اور جو کسی رواں صنعت کے توازن، تنظیم جدید اور توسیع کے لئے کی جاتی ہے اسے ایک نئے ادارہ جاتی تمسک سے بدلا جاسکتا ہے۔جسے حصے داری کے میعادی سرٹیفکیٹ کا (participation term certificate) نام دیا جاسکتا ہے۔اس سرٹیفکیٹ کے حاملین اس کے نفع کے حقدار ہوں گے نہ کہ متعین سود کے۔حصہ داری کے میعادی سرٹیفکیٹ کی مندرجہ ذیل امتیازی خصوصیات ہوں گی۔

ا۔ایک خاص حد سے زائد مقدار میں حصہ داری کے میعادی سرٹیفکیٹ کے اجراء کے لئے اجرائے سرمایہ کے نگران سے اجازت لینا پڑے گی۔اس کا اعلان سرٹیفکیٹ کے اجراء پر بھی ہوگا۔

۲۔سرٹیفکیٹ کے اجراء کی شرائط کے تعین کا انحصار جاری کرنے اور خریدنے والے کی باہمی رضامندی پر ہوگا۔ان میں قبل از وقت ادائیگی کی شرط بھی شامل ہوگی۔

۳۔سرٹیفکیٹ خریدنے والے کو تحفظ دینے کے لئے ضروری ہوگا کہ اس کام کے لئے ایک ایسا ٹرسٹی قائم کیا جائے جو نگران کار کی منظور شدہ فہرست میں درج ہو۔ٹرسٹی کا فرض ہوگا کہ وہ منصوبے اور دستاویزوں کا جائزہ لے اور کام کی تکمیل تک اس کی نگرانی کرے اس مقصد کے لئے اجرائے سرمایہ

کانگران کار ٹرسٹیوں کی ایک فہرست تیار کرے گا اور اس فہرست میں سٹرفکیٹ جاری کرنے والوں یا ان کے شرکاء کار کے نام شامل نہیں کیئے جائیں گے۔

۴۔ چونکہ سٹرفکیٹ کے تحت مالکان کو ادائیگی ایک مخصوص مدت کے بعد ایک متعین تاریخ پر ہوگی اس لئے اس کے عوض کمپنی کے قائم اثاثے گروی رکھنا ہوں گے۔ اوران کا وجوب مقدم قرض خواہوں کے ہم پلہ سمجھا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ رواں سرمائے پر میعادواری ادائیگی کرتے رہنا پڑے گی۔

۵۔ کمپنی کو ان میعادی سرٹیفکیٹوں کی رقم منصوبے کی تکمیل پر ہی صرف کرنے کا عہد کرنا پڑے گا۔ اسے یہ بھی یقین دلانا ہوگا کہ وہ اپنا کاروبار دانشمندی مستعدی اور مہارت فن کے ساتھ انجام دے گی۔ جس میں پائیدار تعمیر وتنصیب، مالی اور کاروباری طریقے شامل ہیں۔ کمپنی اپنی جائیداداور کاروبار کا اچھی اور کامیاب کمپنیوں سے بیمہ کرائے گی تاکہ نقصان اور ٹوٹ پھوٹ کی تلافی ہو سکے۔ وہ اپنے سارے کھاتے اور ریکارڈ مسلمہ اصولوں کے مطابق اس طرح رکھے گی کہ ان سے کمپنی کی مالی حالت اور کاروباری نتائج واضح ہوکر سامنے آجائیں۔

۶۔ ٹرسٹی کو یہ حق ہوگا کہ وہ مالکان سٹرفکیٹ کی جانب سے کمپنی سے معلومات طلب کر سکے، مشینری اور کارخانے کا معائنہ کر سکے۔ کاروباری جگہ جا کر جائزہ لے سکے اور ریکارڈ تک دسترس حاصل کر سکے۔

۷۔ جب تک کمپنی پر یہ سٹرفکیٹ واجب الادا ہوں گے اس وقت تک کمپنی طے شدہ ضابطوں کے مطابق بنکوں سے قلیل المیعاد قرضے لیتی رہے گی۔

۸۔ خسارے کی صورت میں چارٹرڈ اکاوئنٹ اس کی تصدیق کرے گا اس کے تقرر میں ٹرسٹی کا بھی دخل ہوگا۔

۹۔ چارٹرڈ اکاوئنٹ کے دستوری فرائض میں اضافہ کرنا ہوگا۔

۱۰۔ تنازعہ کی صورت میں نفع ونقصان کا تعین ثالثی کے ذریعے ہوگا۔ اس مقصد کے لئے ثالثوں کا ایک پینل قائم کیا جائے گا جسے اجرائے سرمایہ کا نگران مقرر کرے گا۔

(ب) رواں سرمائے کی ضرورت کے لئے رقم کی فراہمی:

۲۔ ۱۱عہد حاضر میں صنعتوں کی رواں سرمائے کی ضروریات بنکوں کی جانب سے سادہ قرضوں اوورڈرافٹ کی سہولتوں عندالطلب قرضوں اور ہنڈی بھنانے کی صورت میں پوری کی جاتی ہیں۔ اور یہ

سارا لین دین سود کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ نئے نظام کے تحت بنک یہ ساری سہولتیں سود سے پاک بنیادوں پر فراہم کر سکیں گے۔ جو کاروباری ادارے باقاعدہ حسابات رکھتے ہوں اور جن کے ساتھ بنکوں کے باقاعدہ تعلقات ہوں ان کی رواں سرمائے کی ضروریات نفع ونقصان میں حصہ داری کے اصول پر نقدی اقراض اوورڈرافٹ اور عندالطلب قرضوں کی سہولتیں فراہم کر کے پوری کی جائیں گی اور نفع ونقصان کی تقسیم یومیہ حاصل ضرب کی بنیاد پر عمل میں آئے گی۔ تاہم جہاں تک ہنڈیوں کا تعلق ہے' کونسل ان کے سلسلے میں مندرجہ ذیل طریق کار کی سفارش کرتی ہے۔

چونکہ بنک یہ ذمہ داری قبول کرتا ہے کہ وہ حامل ہنڈی (drawer) کی رقم اس شخص سے جس کے نام ہنڈی ہے وصول کرے گا لہذا شریعت کی رو سے یہ بات جائز ہے کہ بنک اپنی اس خدمت کے عوض کمیشن وصول کرے۔ یہ کمیشن ہنڈی کی مالیت کے مطابق کم وبیش ہو سکتا ہے لیکن ادائیگی کی مدت کے پیش نظر اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ حامل ہنڈی کو بنک کے ساتھ دو الگ الگ معاہدے کرنے پڑیں گے جن میں سے ایک کے ذریعے وہ بنک کو اپنا ایجنٹ مقرر کرے گا تاکہ وہ اس شخص سے جس کے نام ہنڈی ہوگی مقررہ تاریخ پر رقم وصول کر لے اور دوسرے کے ذریعے وہ بنک سے ہنڈی کی مالیت کے برابر رقم بطور قرض لے گا۔ بنک کا کمیشن پیشگی واجب الادا ہوگا اور قرض پر کوئی سود نہیں لیا جائے گا۔ ہنڈی کی رقم وصول ہو جانے پر بنک حامل ہنڈی کا قرض کھاتہ بیباق کر دے گا۔ اگر ہنڈی کی رقم وصول نہ ہو سکے تو حامل ہنڈی بنک کے قرضے کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا۔

ایسے کاروباری اداروں کو جو باقاعدہ حسابات نہ رکھتے ہوں' سرمائے کی فراہمی عمومی شرح منافع یا بیع مؤجل کے انتظامات کے تحت کی جائے گی اور انہیں آمادہ کیا جائے گا کہ وہ اپنے لین دین کا کوئی نہ کوئی کھاتہ ضرور رکھیں۔

۲۔۱۲ صنعتی ادارے اکثر تجارتی بنکوں کے ساتھ ساتھ دیگر مالیاتی اداروں کے بھی مقروض ہوتے ہیں۔ قائم سرمایہ کاری کے لئے دونوں سے رقم لی جاتی ہے۔ جبکہ رواں سرمایہ زیادہ تر تجارتی بنک فراہم کرتے ہیں۔ نفع ونقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر مختلف سرمایہ فراہم کنندگان میں نفع/نقصان کی تقسیم اس طرح ممکن ہوگی کہ سرمایہ کی رقم اور اس کے استعمال کی مدت کو پیش نظر رکھا جائے۔ ذیل میں ایک فرضی مثال دی جاتی ہے۔ جس میں ایک بنک کسی صنعتی ادارے کو نفع ونقصان میں حصہ داری کی شرط پر رقم دیتا ہے۔

۱۔فرض کیا بنک ب نے ٹیکسٹائل مل الف کو مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کیں۔

(الف) قائم سرمایہ کاری کے لئے۔

۱۔طویل المیعاد قرضے برائے تجدید بمقابل رہن ثانی...........۲ملین روپے۔

۲۔مزید جاری کردہ حصص میں باقی ماندہ کسی انڈر رائٹنگ معاہدہ کے تحت خریداری زیر حساب سال میں صرف سودن کے لئے واجب الاداء......۲ملین روپے۔

۳۔کماؤاور چکاؤ(paye) سکیم کی ضمانت کے تحت مزید تکلے کی درآمد پر ادائیگی سودن کے لئے واجب الاداء......۲ملین روپے۔

(ب) رواں سرمایہ کے لئے۔

۱۔۳۵ملین والی اقراض نقدی(cash credit) کی موجودہ حد کی تجدید برائے ۳۵۔ملین روپیہ اور خام مال مکمل مصنوعات کے بمقابل ادائیگی استفادہ برائے ۱۸۰دن

۲۔عندالطلب قرضے کی حد۵ملین روپے استفادہ برائے ۱۵۰دن جو برآمدی مراسلہ اعتبار میں شامل نہیں ہے۔استفادہ برائے ۱۵۰دن متصور ہوگا۔

۳۔اوورڈرافٹ جاری حساب میں جس کی رقم ایک ملین متصور استفادہ برائے ۱۰۰دن۔

۴۔ملکی مراسلہ اعتبار بحد ۵۔ملین روپیہ برائے خرید کپاس استفادہ برائے ۱۰۰دن۔

۵۔مصنوعی ریشے کی درآمدی لائسنس کی حد ۲٫۵ملین روپے استفادہ برائے ۵۲دن۔

۲۔اب مزید فرض کیا کہ بنک ب کی رقم کے علاوہ کارخانہ الف کا سرمایہ اس سال میں حسب ذیل تھا۔

۱۔طویل المیعاد

۱۔اداشدہ سرمایہ	۲ کروڑ
۲۔زرمحفوظ اور غیر منقسم شدہ نفع اور نقصان	۲۰لاکھ
(الف) محفوظات	۳۱لاکھ
(ب) نقصان جمع شدہ	۔۱۱لاکھ
۳۔بنک کے ماسوا مالیاتی ادارے سے غیر ملکی کرنسی میں رقم	۲۷لاکھ
۴۔حصہ داری کے میعادی سٹرفکیٹ کا اجراء	۶۴لاکھ

۲۔قلیل المیعاد

۱۔غیر ملکی واجب الوصول زر کے قرضے اور حصہ داری کے میعادی سٹرفکیٹ (۹۰) دن......۳۷لاکھ

۲۔قرض خواہوں کی مد اور ادا کردہ مصارف (۳۰)......دوکروڑ ۱۵لاکھ

۳۔دیگر واجبات (۹۰) دن......۱۶لاکھ

۴۔ٹیکس کے لئے گنجائش (۹۰) دن......۸لاکھ

۳۔کارخانہ اور بنک ب کے علاوہ دیگر قرض خواہوں کے لگائے ہوئے سرمائے کا یومیہ حاصل ضرب مندرجہ ذیل آئے گا۔

کارخانہ	یومیہ حاصل ضرب	بنک	یومیہ حاصل ضرب
(الف) قائم سرمایہ		**(الف) قائم سرمایہ کاری**	
۱۔سرمایہ (۲۰/۳۶۵)	۷،۳۰۰:	طویل المیعاد قرضے (۲/۳۶۵)	۷۳۰:
۲۔محفوظ (۲/۳۶۵)	۷۳۰:	باقی ماندہ حصص کے بجائے رقم (۲/۱۰۰)	۲۰۰:
۳۔زر مبادلہ سرمایہ کاری	۳۶۵/۲ء۷:۹۸۶		
۴۔مقامی سکے میں میعادی سٹرفکیٹ (۶ء۴/۳۶۵)	۲۳۳۶:	کماؤ اور چکاؤ سکیم کی ضمانت کے مطابق جاری کردہ ادائیگیاں (۲/۱۰۰)	۲۰۰:
ذیلی میزان (الف)	۱۱،۳۵۲	ذیلی میزان (الف)	۱،۱۳۰
(ب) رواں سرمایہ		**(ب) رواں سرمایہ**	
۱۔غیر ملکی سکے میں رقم اور ملکی سکے میں میعادی سٹرفکیٹ کی واجب الادا رقم۔(۳۷/۹۰)	۳۳۳:	اقراض نقدی (۳۵/۱۸۰)	۶،۳۰۰:
۲۔قرض خواہوں اور برآمدی بل (۵/۱۵۰) دوسری ادائیگیوں کی گنجائش	۷۵۰:		

☆تفاءل ولا تقنط ولا تياس واحسن الظن بربك وانتظر منه كل خير وجميل.☆

(۲۱ء۵/۳۰) :۶۴۵

۳۔دیگر واجبات اور ٹیکس کی گنجائش اوورڈرافٹ (۱/۱۰۰)

:۱۰۰ (۱ء۶/۹۰) :۱۴۴

۴۔ٹیکسوں کی گنجائش (۸/۹):۷۲ ملکی مراسلہ اعتبار (۵/۳۰) :۱۵۰

۵۔درآمدی مراسلہ اعتبار (۵۲/ :۱۳۰ء۲۵)

ذیلی میزان ب :۱۱۹۴ ذیلی میزان (ب) ۷۴۳۰

بنک (ب) :۱۲۵۴۶ کل میزان کارخانہ (الف) ۸۵۶۰

۴۔کارخانہ الف کا نفع برائے تقسیم ۷ملین روپے

۵۔نفع/نقصان کی تقسیم اس طرح ہوگی۔

الف طویل المیعاد سرمائے پر منافع برائے تقسیم ۱۴ء۴ملین

۱۔کارخانے اور دوسرے قرض خواہوں کے سرمائے کے حصص ۷۷ء۳ملین

۲۔بنک کے سرمائے کے حصہ پر ۳۷۷ء ملین

ب۔قلیل المیعاد سرمائے پر منافع برائے تقسیم ۸۶ء۲ملین

۱۔کارخانے اور دوسرے قرض خواہوں کے حساب کے حصہ پر ۴۰ء۰ملین

۲۔بنک کے حصے پر ۴۶ء۲ملین

ج۔فرض کریں اسٹیٹ بنک بنکوں کی قائم سرمایہ کاری اور رواں سرمائے کے لئے نفع ونقصان کی تقسیم کی حد تناسب علی الترتیب ۵۰ فیصد اور ۶۵ فیصد مقرر کرے تو اس حساب سے الف کارخانے کے منافع میں ی بنک کا منافع مندرجہ ذیل ہوگا۔

۱۔قائم سرمایہ کاری پر منافع ۱۹ء۰ملین روپے

۲۔رواں سرمائے پر منافع ۶۰ء۱ملین روپے

میزان :۷۹ء۱ملین روپے

د۔بنک ب کے علاوہ الف کارخانے اور دوسرے سرمایہ فراہم کرنے والوں کا حصہ ۲۱ء۵ملین روپے ہوگا جو کارخانے اور دوسرے سرمایہ فراہم کرنے والوں کے درمیان طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم ہوگا۔

فرض کیجئے الف کارخانے کو سات ملین روپے کا نقصان ہوا اس نقصان کو مندرجہ ذیل شرح کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

(الف) لگائے ہوئے سرمائے کا یومیہ حاصل ضرب۔

(۱) بنک ۸٫۵۶۰:

(۲) کارخانہ اور دوسرے سرمایہ فراہم کرنے والے: ۱۲٫۵۴۶

(ب) نقصان کی تقسیم

(۱) بنک: ۲٫۸۳ملین روپے

(۲) مل اور دوسرے سرمایہ فراہم کرنے والے: ۴٫۱۷ملین روپے

۲......زراعت

ساتویں عشرے کے ابتدائی چند سالوں تک تجارتی بینکوں کا زرعی سرمایہ کاری میں عمل دخل بہت کم تھا۔۳۔۷۲۔۱۹۷ء میں یہ طے کیا گیا کہ تجارتی بینکوں کو زرعی سرمایہ کاری کے میدان میں بھی مستعدی سے حصہ لینا چاہئے............(جاری ہے)

فرقہ واریت اور انتہا پسندی کے رجحانات

تاریخ، اسباب، حل

تالیف پروفیسر عبدالخالق سہریانی بلوچ

فرقہ واریت کے عنوان پر ایک نئی کتاب

پتہ

کتاب سرائے۔فرسٹ فلور الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

☆البلاء یقرب بینك وبین الله ویعلمك الدعاء ویذهب عنك الکبر والعجب والفخر.☆